www.KitaboSunnat.com

عثمان صفدر

'اسلامی بینکاری؛ میزانِ شریعت میں!'

'المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر' کے زیر اہتمام منعقدہ سیمی نار کی سفارشات

دنیا کے گلوبل ولیج بننے سے معیشت، تجارت اور معاہدات میں پیدا ہونے والی نت نئی صورتوں کی شرعی حیثیت کا جائزہ لینے، عوام الناس کو جدید معاشی مسائل سے متعلق شرعی آگاہی دینے، خصوصاً اسلامی بینکنگ میں رائج مرابحہ، مشارکہ اور مضاربہ وغیرہ کی شرعی حیثیت جاننے، ان مسائل کا شرعی متبادل پیش کرنے اور ملکی معیشت کو شرعی خطوط پر استوار کرنے کے لئے، 'المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی' کی جانب سے ایک سیمی نار بعنوان 'اسلامی بینکاری شرعی میزان میں' منعقد کیا گیا جس میں ملک کے مایہ ناز علما و ماہرین معیشت نے خطاب کیا اور متعلقہ موضوعات پر اپنے اپنے علمی مقالہ جات پیش کئے۔ سیمینار میں کثیر تعداد میں علما و مفتیانِ کرام، اسلامی بینکاری سے متعلقہ شخصیات، سرمایہ داران اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اساتذہ و پروفیسرز اور طلبہ نے شرکت کی۔

سیمینار کے آخر میں مروّجہ اسلامی بینکاری کے نظام میں اصلاحات اور صحیح اسلامی بینکاری کے قیام کے لیے علماے کرام کی بیان کردہ تجاویز کی روشنی میں اہم سفارشات پیش کی گئیں جو درج ذیل موضوعات کے تحت بیان کی جارہی ہیں:

① تمہید

② مروّجہ اسلامی بینکنگ میں موجود شرعی قباحتیں

③ صحیح اسلامی بینکاری کے لئے بنیادی تجاویز

④ دیگر عمومی سفارشات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ تمہید

سودی نظام پر مبنی نظام بینکاری یقیناً کسی بھی معاشرے اور اس کی اقتصاد و تجارت کے لئے زہر ہلاہل جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کھلا اعلانِ جنگ ہے، جو کسی بھی معاشرہ خصوصاً مسلم معاشرہ کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔ ایک مسلمان چاہے عالم ہو یا تاجر یا کوئی اور حیثیت رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں پر عموماً اور اپنی آمدن و تجارت پر خصوصاً اسلامی مالیاتی اُصول و مبادی کے عملی نفاذ و تطبیق کے لئے سرگرداں رہے۔ سودی بینکاری کے بالمقابل اسلامی بینکاری کا رواج و تنفیذ بھی یقیناً اسی سوچ کی عکاس اور لائق تحسین ہے۔ سودی بینکاری کی انتہائی پختہ و مضبوط عمارت اور نظام سے ہٹ کر خالصتاً اسلامی بنیادوں پر قائم بینکاری نظام کا قیام یقیناً انتہائی دشوار گزار ہے جس کے لئے جدوجہد کرنے والے تمام علما اور کاروباری حضرات لائق تعریف ہیں۔

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ بینکاری نظام کا تعلق ایسے جدید معاشی مسائل سے ہے جس میں اجتہاد کا عنصر زیادہ ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ بینکاری انتہائی دقیق اور حساس مسائل پر محیط ایک نظام ہے، اور چونکہ اسلامی بینکاری، سودی نظام بینکاری کو ہی اسلامی مالیاتی نظام کے سانچہ میں ڈھالنے کی کاوش ہے تو اسے شریعتِ اسلامیہ کے مطابق قرار دینے سے پہلے دو پہلوؤں سے اس کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے:

ا۔ فقہی اجتہادات: اسلام کے فقہی و شرعی ذخیرے میں جن اُصولی بیوع پر اسلامی بینکاری کے معاملات کو قیاس کیا گیا ہے، کیا ان اُصولی بیوع اور اسلامی بینکاری کے لئے مجوزہ نظام میں مطابقت بھی ہے یا نہیں؟ اور کیا ان اُصولی بیوع کی شرعی قیود و شرائط کا اسلامی بینکاری میں خیال رکھا گیا ہے یا نہیں؟ مثال کے طور پر اسلامی بینک کے بچت کھاتہ (Saving Account) کو شرعی مضاربہ پر قیاس کیا جاتا ہے تو فقہی حوالہ سے اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ کیا بچت کھاتہ کا نظام اور اس کی تمام قیود و شرائط شرعی مضاربہ کے مطابق ہیں یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عملی تطبیق: یعنی علما نے بحث و تمحیص واجتہادات کے ذریعے اسلامی بینکاری کے لئے جو اصولی و نظریاتی نظام تجویز کیا ہے تو عملی تطبیق کے حوالے سے اس کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے کہ اسلامی بینکوں میں عملی طور پر جو معاہدات وقوع پذیر ہوتے ہیں، وہ اسلامی بینکاری کے لئے مجوزہ نظام سے حقیقی مطابقت بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟ ان تمام معاہدات کی ہر شق اور ہر شرط کی نہایت باریک بینی سے جانچ پڑتال انتہائی ضروری ہے؛ کیونکہ بسا اوقات ایک شرط پورے معاہدے کو حرام صورت میں بدل دیتی ہے، اور بسا اوقات معاہدے میں عملی لحاظ سے معمولی سی تبدیلی پورے معاملہ کو سودی معاملہ کی شکل دے دیتی ہے۔ اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی مالی معاہدہ کا اصولی اور نظری ڈھانچہ اور خاکہ بالکل درست شرعی نظام پر مبنی ہوتا ہے لیکن عملاً بنکوں میں اس شرعی طریقہ کار کو صحیح طریقہ اور حقیقی روح کے مطابق زیر عمل لایا نہیں جارہا ہوتا۔

الغرض اسلامی بینکوں میں موجود شرعی خامیوں کی نشاندہی سے یہ مراد نہیں کہ اسلام میں بینکوں کی سرے سے گنجائش نہیں، یا یہ کہ ہم سودی بینکوں کو رواج دینے اور تقویت دینے کے قائل اور داعی ہیں۔ مقصد صرف اصلاح ہے کہ اچھے نعرے کے ساتھ جو قدم اُٹھایا گیا، اس کا خیر و حق پر ہونا یقینی بنایا جائے اور اس میں جو خامیاں ہیں اُنہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے، خصوصاً ایسی خامیاں جو اسلامی بینکوں اور سودی بینکوں کے درمیانی فرق کو صرف نام کی حد تک ہی برقرار رکھیں اور اسلامی نظام معیشت کی سنہری خصوصیات و فوائد معاشرے تک منتقل نہ ہو سکیں، ان کی اصلاح کی طرف فوری اور مؤثر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ مروّجہ اسلامی بینکنگ میں موجود شرعی قباحتیں

① شرعی قباحتوں کے بیان میں واضح رہنا چاہئے کہ ان سفارشات میں علماے کرام اور بینکر حضرات ہی کو مخاطب کیا گیا ہے جو کہ ان معاہدات کی تفاصیل سے باخبر ہیں، اسی لئے ان سفارشات کو احاطہ تحریر میں لاتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ تفصیل کے طالب افراد 'المدینہ اسلامک سنٹر' اور اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کی طرف رجوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔

② مزید برآں یہ بھی یاد رہے کہ ان سفارشات میں مروجہ اسلامی بینکوں کے صرف ان معاملات کا احاطہ اور تجزیہ کیا گیا ہے جو اساسی یا اکثریتی ہیں،یعنی بینک زیادہ تر وہی معاملات کرتے ہیں۔اقلیتی یا ثانوی نوعیت کے معاملات کو طوالت کے خدشہ کے پیش نظر ترک کیا گیا ہے۔

۱) مضاربہ

مروّجہ اسلامی بینکوں میں رائج مضاربہ،شرعی مضاربہ کے اُصولوں پر پورا نہیں اترتا جس کی بنیادی وجوہات یہ ہیں:

③ ڈیپازیٹر جو کہ ربّ المال ہے،اسے اس کے سرمایہ سے جو کاروبار کیا جارہا ہے،اعتماد میں نہ لیا جانا۔

④ بینک کے منافع میں یک طرفہ بڑھوتی اور حقوق سے یک طرفہ استفادہ۔یعنی مجموعی منافع میں اضافہ ہونے کے باوجود ربّ المال کے منافع میں اسی تناسب سے اضافہ نہ ہونا۔ مضارب ہونے کی حیثیت سے بنک کا اپنے حقوق سے بھرپور استفادہ کرنا اور ڈپازیٹر کے ربّ المال ہونے کی حیثیت سے اس کے حقوق سے یکسر انکار کرنا۔

⑤ مضاربہ کے مال کو تجارت کے بجائے صرف تمویل(Financing) میں استعمال کیا جانا۔ جبکہ شرعاً مضاربہ کے مال کو صرف تجارت میں استعمال کیا جاسکتا ہے،اس کے علاوہ کسی اور مقصد میں اس کا استعمال جائز نہیں۔

⑥ ڈیپازیٹر کے سرمائے کو کم اہمیت(Weightage) دینا۔بینک اپنے سرمایہ کو زیادہ وزن دیتا ہے جبکہ اس کا سرمایہ ڈیپازٹر کے مجموعی سرمایہ سے بہت کم ہوتا ہے،اور ڈیپازٹر کے سرمایہ کو کم وزن دیتا ہے۔

⑦ یاد رہے کہ منافع میں ویٹ (Weightage) دینے کے لئے ڈیپازٹر کے سرمایہ کی کمی بیشی اور مدت کو معیار مقرر کرنا بھی اسے سودی معاملہ کے مشابہ کردیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ مضاربہ کی ابتدا میں منافع کی تقسیم کے لئے فیصدی تناسب طے نہ کرنا۔ بلکہ مضاربہ شروع ہونے کے ایک مہینہ یا کچھ عرصہ بعد بینک منافع کے فیصدی تناسب کا اعلان کرتا ہے۔ جبکہ شرعی مضاربہ کے لئے ضروری ہے کہ مضاربہ کی ابتدا سے ہی منافع کا فیصدی تناسب طے کر لیا جائے۔

⑨ رب المال کے اختیارات کو سلب کرنا: بینک کے فارم پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ بینک جو بھی منافع طے کرے گا، صارف کے لئے اس کو قبول کرنا ضروری ہے، اور وہ اس میں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

جب کہ شریعت نے ربّ المال (ڈیپازٹر) کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ مضارب (بینک) سے یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس کا مال کہاں صرف ہو رہا ہے، اسی طرح منافع کی تقسیم کے فیصلہ میں بھی ربّ المال کا شامل ہونا ضروری ہے۔[1]

۲) مُشارکہ

اسلامی بینکوں میں مشارکہ کی بنیاد پر کوئی اکاونٹ نہیں کھولا جاتا، بلکہ محض سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ یہ غیر شرعی مشارکہ ہے کیونکہ:

⑩ Depositor جو کہ مشارکہ میں فریق ہے، اسے سرے سے بینک کی شراکت کی مالیت کا علم ہی نہیں ہوتا۔ جبکہ اسلامی مشارکہ میں لازم ہوتا ہے کہ فریقین کو ایک دوسرے کے سرمائے کا علم ہونا چاہئے۔

⑪ مروّجہ اسلامی بینکوں میں مشارکہ کی صورت میں ظلم کو رواج دیا جاتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ مضاربہ کی طرح مشارکہ میں بھی ڈیپازیٹر کے انفرادی سرمائے کو کم ویٹ دیا جاتا ہے اور بینک اپنے سرمایہ کا ویٹ زیادہ رکھتا ہے۔

1 بنکوں میں جاری مضاربہ میں پائی جانے والی شرعی خامیوں کی تفصیل محدث کے اسی شمارہ میں شائع شدہ مستقل مضمون میں ملاحظہ فرمائیں جو اسی سیمینار میں پیش کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳)مشارکہ متناقصہ (Diminishing Musharaka)

یہ ایک معاہدہ میں دو معاہدے ہیں، یعنی مشارکہ کا معاہدہ پھر اسی معاہدہ میں اس کے تناقص (diminish) کا معاہدہ۔

⑫ بینک کی طرف سے یہ وعدہ لینا کہ گاہک اس چیز میں بینک کے شیئرز اقساط میں بینک سے خریدے گا، یہ شرط اس مشارکہ میں بینک کے سرمایہ اور منافع کی ضمانت ہے، اور مشارکہ میں سرمایہ کی ضمانت اس مشارکہ کو سودی معاملہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔

⑬ اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں صدقہ کی شرط لگائی جاتی ہے جو دراصل تاخیر میں جرمانہ ہے جو کہ حرام اور سود ہے۔

۴)مرابحہ

مروّجہ اسلامی بینکوں کے نظام میں رائج مرابحہ، عام شرعی مرابحہ نہیں بلکہ مرابحة للآمر بالشراء ہوتا ہے، یعنی گاہک کے مطالبہ پر بینک اس کے لئے مطلوبہ سامان خریدتا ہے اور اپنا منافع متعین کر کے اقساط میں گاہک کو بیچتا ہے۔

مروّجہ مرابحہ میں شرعی قباحتیں یہ ہیں کہ

⑭ عام شرعی مرابحہ ایک تجارتی معاہدہ ہوتا ہے جبکہ مروجہ مرابحہ محض تمویل (financing) ہے۔

⑮ بینک خریدار سے وعدہ لیتا ہے کہ جب بینک گاہک کا مطلوبہ سامان خرید لے گا تو گاہک اس سے لازماً یہ سامان خریدے گا۔ یہ وعدہ بذاتِ خود ایک معاہدہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر اس میں بیع مالا یملك کی قباحت آجاتی ہے یعنی ایسی چیز کو بیچنا جس کا وہ مالک نہ ہو۔

⑯ بینک مطلوبہ سامان کی خریداری میں اسی گاہک کو اپنا وکیل بناتا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے، اور یہ قرض دے کر اُس پر سود لینے کی صورت بن جاتی ہے۔

⑰ مروّجہ مرابحہ میں منافع کا تعین شرح سود سے کیا جاتا ہے جو کہ LIBOR یا KIBOR کے ذریعہ متعین کی جاتی ہے۔ کائبر یا لائبر سے مراد وہ اوسط شرح سود ہے جس پر کراچی یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں بنک آپس میں سودی لین دین کرتے ہیں۔ منافع میں شرح سود کو معیار مقرر کرنا اس معاملہ کو مشکوک بناتا ہے۔

⑱ ادائیگی اقساط میں تاخیر میں صدقہ کو واجب قرار دینے کا جرمانہ دراصل سود ہے۔

⑲ مرابحہ کی بعض صورتوں میں التورّق المنظم [1] پایا جاتا ہے جو بالاتفاق حرام اور سودی حیلہ ہے۔

۵) اجارہ

اسلامی بینکوں میں جو اجارہ کیا جاتا ہے وہ الإجارة المنتهية بالتمليك ہے، یعنی کرایہ کا معاہدہ اور پھر آخر میں اس چیز کی ملکیت کا تبادلہ، جو کہ اسی ایک معاہدہ کے ذریعے ہوتا ہے، یا اس مدت کے اختتام پر ایک نمائشی قیمت یا پھر ہدیہ کے ذریعے۔ واضح رہے کہ عقدِ اجارہ یعنی کرایہ کا معاہدہ دراصل اس کی صرف ظاہری صورت ہے، حقیقت میں بینک اور گاہک دونوں کا مقصود اس چیز کی خرید و فروخت ہوتی ہے، اور یہ اُصول ہے کہ معاہدات میں مقاصد کو دیکھ کر حکم لگایا جاتا ہے نہ کہ ظاہری الفاظ کو دیکھ کر، لہٰذا اس معاہدہ پر بھی بیع کے احکامات لاگو ہوں گے نہ کہ کرایہ کے۔ مروّجہ اجارہ میں شرعی قباحتیں درج ذیل ہیں:

⑳ عقدِ اجارہ کرتے وقت بینک کے پاس مطلوبہ چیز موجود نہیں ہوتی اور یہ بيع ما لا يملك ہے، جو کہ حرام ہے۔

㉑ اگر ایک ہی معاہدہ میں کرایہ اور ملکیت کا تبادلہ ہو تو یہ ایک معاہدہ میں دو معاہدے ہیں جو کہ حدیث کی رو سے حرام ہے۔

㉒ مروّجہ اجارہ چونکہ در حقیقت خرید و فروخت کا معاہدہ ہے، اس لئے بینک اس میں چیز کی قیمت جمع منافع کو اقساط میں تقسیم کرتا ہے، پھر اسے کرایہ کی صورت میں وصول کرتا ہے،

---

١ تعريفه: "التورق المنظم الذي يجريه المتورق مع البنك الإسلامي هو طلب نقد حال مقابل نقد مؤجل أكثر منه بواسطة مجموعة عقود ووعود لم يقصد أي منها لذاته بل للحصول على هذا النقد العاجل مع التزامه بدفع أكثر منه في المستقبل"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بینک اپنے منافع کو KIBOR یا LIBOR ...جو کہ شرح سود کے لئے Bench Mark ہے... کے ذریعہ متعین کرتا ہے۔شرح سود کو معیار مقرر کرنا مکمل معاملہ کو ہی مشکوک بناتا ہے۔

㉓ اجارہ میں بینک کا چیز کی ملکیت کو اپنے پاس رکھنا بھی جائز نہیں، کیونکہ مروّجہ اجارہ کا معاہدہ درحقیقت بیع و شرا کا معاہدہ ہے جس میں بینک بائع ہے اور مستاجر (کرایہ دار) دراصل مشتری (خریدار) ہے، اور چیز کی ملکیت مشتری کے پاس ہوتی ہے، نہ کہ بائع کے پاس۔

㉔ اجارہ کی مدت کے اختتام پر ہدیہ کا وعدہ بھی درست نہیں، کیونکہ یہ عام ہدیہ نہیں بلکہ ہدیۃ الثواب ہے کیونکہ یہ ان اقساط کی ادائیگی کے عوض میں ہدیہ ہے جو گاہک نے بینک کو ادا کیں، اور ہدیۃ الثواب کا حکم بیع کا ہی ہوتا ہے، یعنی اجارہ کے معاہدہ میں ہدیہ کا وعدہ دراصل ایک معاہدہ میں دو معاہدے ہیں جو شرعی لحاظ سے جائز نہیں۔

㉕ اقساط کی ادائیگی میں تاخیر پر صدقہ بھی دراصل سود کے ہی نام کی تبدیلی ہے۔

۳۔ صحیح اسلامی بینکاری کے لئے بنیادی تجاویز

① موجودہ اسلامی بینک محض مالیاتی ادارہ ہے تجارتی نہیں، لہٰذا اسلامی بینک کو ایک حقیقی تجارتی ادارہ بنایا جائے۔

② شریعت میں محض تمویل پر بنا کسی مخاطرت (رسک) کے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں کیونکہ شرعی اُصول کے مطابق معاملات میں مقصد اور نیت کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے نہ کہ الفاظ کو۔

③ اسلامی بینک کو مرابحہ اور اجارہ کو چھوڑ کر حقیقی مضاربہ و مشارکہ کی جانب آنا چاہئے، اور اپنا رسک قبول کرنا چاہئے۔

④ مضاربہ کے لئے جمع ہونے والے سرمایہ کو صرف تجارت کے لئے استعمال کیا جائے، نہ کہ محض تمویل میں۔

⑤ اسلامی بینک کو حقیقی شرعی مضارب کا کردار اپناتے ہوئے ربّ المال کے اختیارات کو حیلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہانے سے سلب نہیں کرنا چاہئے بلکہ ربّ المال کے شرعی اختیارات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے معاملات کو واضح کرے۔

⑥ مضاربہ میں بینک کو جس نسبت (Ratio) سے منافع ہو، اسی نسبت سے رب المال (Depositors) کو بھی منافع میں شریک کرے۔

⑦ اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں صدقہ کی شرط کسی بھی طرح جائز نہیں، چاہے صدقہ کی رقوم کو بینک استعمال کرے یا خیراتی اداروں کو دے۔ بلکہ اس کے بجائے تنگ دست کو مہلت دینے کے سنہرے شرعی اُصول کو اپنایا جائے۔

⑧ اگر بینک کو گاہک کی جانب سے جان بوجھ کر تاخیر کا خدشہ ہو تو رقم کی صورت میں جرمانہ کے بجائے کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے۔ مثلاً گاڑی یا گھر یا کوئی اور چیز بیچتے وقت اس کی قیمت میں کچھ خدمات (Services) کے حوالہ سے بھی رقم وصول کی جائے اور قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں ان خدمات کو ختم یا کم یا مؤخر کر دینے کی شرط عائد کی جاسکتی ہے۔

⑨ مرابحہ میں بینک اسی خریدار کو اپنا وکیل بنانے کے بجائے کسی اور کو اپنا وکیل مقرر کرے۔

⑩ مرابحہ میں التورق المنظم کی قباحت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

⑪ کسی بھی معاہدہ میں طرفین کی جانب سے کوئی وعدہ نہ کیا جائے، اور اگر وعدہ یک طرفہ ہو یعنی صرف بینک یا صرف گاہک کی جانب سے تو اس وعدہ کے ایفا کو قانوناً لازم قرار نہ دیا جائے۔

⑫ إجاره المنتهية بالتمليك کے بجائے اسلامی بینک بیع التقسیط کا فارمولا اختیار کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس صورت میں اسلامی بینک چیز کی ملکیت اگرچہ گاہک کو منتقل کرنے کا پابند ہو گا، لیکن یہ شرط عائد کی جاسکتی ہے کہ اس چیز کی ملکیت بینک اپنے پاس بطورِ رہن کے رکھے گا جب تک کہ خریدار چیز کی قیمت مکمل ادا نہ کر دے۔ بیع التقسیط میں چیز کے تلف ہو جانے یا نقصان کی صورت میں بینک ضامن بھی نہیں ہو گا۔ اور بیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التقسیط کے ذریعہ اسلامی بینک اجارہ کی دیگر شرعی قباحتوں سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔

⑬ اسلامی بینک اپنے تمام معاہدات میں کسی بھی طرح شرحِ سود کو ہر گز بطورِ معیار مقرر نہ کرے۔

⑭ ایک معاہدہ میں دو معاہدوں کی قباحت سے بہر صورت بچا جائے۔

۴۔ دیگر عمومی سفارشات

① کسی بھی معاملے کو محض فروغ مل جانے سے اس کا شرعی جواز ثابت نہیں ہوتا لہذا مروجہ اسلامی بینکوں کے جواز کے لئے یہ دلیل دینا کسی طور بھی صحیح نہیں۔

② سودی قرض کو ختم کرنے کے لئے اور لوگوں کی معاونت کے لئے قرضہ حسنہ کے مواقع میسر کئے جانے چاہئیں۔

③ مدارسِ دینیہ میں بینکنگ اور معیشت کے معاملات کی تدریس کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔

④ عوام الناس کی آگاہی کے لئے اسلامی نظام معیشت کی خصوصیات و فوائد سے متعلق ورکشاپس کرائی جائیں۔

⑤ علمائے کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ موجودہ نظام معیشت پر عرق ریزی سے تحقیق کی جائے اور اُمت کو ایک اتفاقی فتویٰ کی صورت میں زیر بحث مسئلہ کا حکم بتایا جائے۔

⑥ اسٹیٹ بینک سے مطالبہ ہے کہ ایسا نظام لایا جائے جس میں شرعی ایڈوائزر اسلامی بینک کا ملازم نہ رہے۔

⑦ اسلامی بینکاری نظام کے ساتھ ساتھ سودی نظام بینکاری کو بطور متوازی نظام کے برقرار نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ ہر ممکن کوشش کی جائے کہ سودی نظام کو جلد از جلد ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کی جانب پیش قدمی جاری رہے۔

⑧ اسلامی معاشی اصولوں کو رائج کرنے کی جانب پیش قدمی کرنا ضروری ہے۔

⑨ اسلامی بینکاری نظام میں تبدیلی ضروری ہے، اسے شریعت کی روح کے مطابق ہونا چاہئے۔

⑩ ملکی قوانین میں اسلامی قوانین کی غیر مشروط بالادستی ہونی چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ